

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خشک

اسلام میں ادائیگی حقوق و فرائض کا نظام

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فعن انس قال قال رسول اللہ
ﷺ والذی نفسی بیدہ لا یؤمن عبد حتی یحب لایحیہ ما یحب لنفسہ (بخاری
ومسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری
جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو
اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

وعن عائشہ و ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما زال
جبرائیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ (بخاری ومسلم)
ترجمہ: ”حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت
جبرائیلؑ مجھ کو ہمیشہ ہمسایہ کے حق کا خیال رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ حضرت جبرائیلؑ
عنقریب پڑوسیوں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیں گے۔“
عظیم تاریخی انقلاب:

معزز حضرات۔ ذکر کردہ دونوں احادیث کے بیان کی روشنی میں انسانی حقوق و عظمت، اور ختم الرسل ﷺ، صحابہ و
بزرگان دین کے انسانیت کے ساتھ جو معاملات پیش ہوتے رہے مسلمانوں کو ان پر عمل کرنے اور نام و نہاد دعویداروں
کی آنکھیں کھولنے کے لئے ذکر ہو رہا ہے۔ امام الانبیاء کی بلند ترین نبوی تعلیمات، شرافت پر مبنی اصول و اخلاق
اور عجیب و غریب انفرادی و اجتماعی عمل کی نمائندگی، فرد اور جماعتوں کے ساتھ معاملات، قوموں اور حکومتوں، غرباء
و امیروں کے ساتھ سلوک نے تاریخ میں ایسا انقلاب برپا کر دیا جس کی بدولت معاشرہ میں ایسے لوگ جنہوں نے کبھی
یہ تصور بھی نہ کیا تھا کہ ہمارے بھی کوئی حقوق ہیں۔ اسنے آپ کو حیوانات سے بھی بدتر معبود و مغلوب سمجھتے تھے ان میں
بھی سراٹھانے اور اپنے آپ کو انسانوں کے زمرہ میں شمار کرنے کی جرات و ہمت پیدا ہوئی۔ انسان تو بھلا انسان اور پھر

اشرف المخلوقات ہے وہ ذات اقدس ﷺ ہے کہ پہلے بھی ایک خطبہ کے دوران عرض کیا تھا، حیوانات کے حقوق کی ادائیگی کی بھی مسلسل زور دیتے رہے۔

بندھا ہوا اونٹ بھی آخرت میں معاملہ اٹھائے گا:

حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا گزر ایک صبح کسی اونٹ پر ہوا جس کے پاؤں پر عقاب ڈال کر بندھا ہوا تھا۔ نبی حاجت کے پورا ہونے کے بعد جب اُسی راستہ سے واپس آ رہے تھے تو اونٹ بدستور اسی حالت میں بندھا ہوا موجود تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے مالک سے اونٹ کو گھاس وغیرہ دینے کے بارے میں پوچھا اس نے نفی میں جواب دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ جانور قیامت کے روز اللہ کے حضور تیرے ساتھ یہ معاملے اٹھائے گا کہ اس نے مجھے باندھ کر چارہ نہ دیا۔

مظلوم کو دن میں ستر مرتبہ معافی دی جاسکتی ہے:

یہی پیغام و تعلیم ۱۰۱ غلاموں کے بارہ میں جن کو اپنے آقا اور مالک جانوروں سے بھی بدتر صنف سمجھ کر ان کا کوئی حق تسلیم کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ سختی سے دیکر ان کو بے پناہ حقوق عطا فرمائے۔ حضور ﷺ سے ایک صحابی پوچھ رہے تھے۔ یا رسول اللہ ﷺ اپنے غلام کو نوکر کو اس کی لغزش پر دن رات میں کتنی دفعہ معافی دی جاسکتی ہے فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ستر بار سے زیادہ معافی نہ دیں بلکہ عربوں کے ہاں ستر کا لفظ غیر محدود اور لاتناہی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

مرض الوفاات میں ادائیگی حقوق کی تاکید:

جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے جا رہے تھے اور نزع کی کیفیت طاری تھی تو ایسی حالت میں حقوق کی ادائیگی کی تاکید فرما رہے تھے:

وعن ام سلمه عن النبی ﷺ انه كان يقول في مرضه الصلوة وما

ملکت ایمانکم (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: ”اور حضرت ام سلمہ نبی کریم ﷺ سے روایت کر رہی ہیں کہ آپ اپنے مرض و فوات میں فرمایا

کرتے تھے کہ نماز پر سختی سے قائم رہو اور جو لوگ تمہاری ملکیت (یعنی قبضہ قدرت) میں ہیں۔ (غلام لونڈی، نوکر خادم) ان کے حقوق ادا کرو۔“

عقیدہ وحدت ربانی و رسالت سید الانبیاء کے بعد دین کے باقی چار ستونوں میں سب سے مقدم اور اہم حقوق

اللہ میں نماز ہے۔ اس پر سختی اور مضبوطی کی نصیحت و وصیت فرمائی۔ حقوق العباد میں اور مخلوقات کے نسبت زیادہ قرب

تعلق اور واسطہ اپنے مملوک اور یردست لوگوں کے ہوتا ہے تو ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور فرمایا۔

بد اخلاق جنت میں داخل نہ ہوگا: بلکہ ایک موقع پر یہاں تک فرمایا کہ: وعن ابی بکر الصديق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة سینی المملکة (رواہ الترمذی) ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا (اپنے) مملوک کے ساتھ بد سلوکی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔“

گویا اپنے ماتحتوں کے ساتھ نیک سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی کو جنت میں داخلہ کی شرط قرار دے کر قیامت تک پیدا ہونے والے انسانیت کو پیغام دیا کہ قبضہ قدرت میں جو لوگ ہیں ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی اور ان کو ذلیل و خوار سمجھ کر ان کی تذلیل کرنا جہنم کے اندھے کنوئیں میں اپنے آپ کو پہنچانے کے مترادف ہے اور اشارہ اسی طرف ہے کہ مالک و مملوک اور مستاجر و اجیر کے درمیان تعلقات اور معاملات بھائیوں کی طرح ہوں، مفلسی اور ناداری تو اللہ کی طرف سے ہے دنیا میں نہ افلاس دائمی ہے اور نہ مالدار، اگر مفلسی و فقر اور ذلت و خواری کو ہمیشہ ہمیشہ ساتھ رہنا ہے تو وہ جہنم کی صورت میں ہے۔ رب العزت ہم اور آپ سب کو اس ذلت و اذیت سے محفوظ رکھے۔

اسلام کے فطری و آفاقی اصولوں سے آگاہی:

اسلام میں کمزور و مجبور کی حق تلفی کرنے والوں کے لئے دینی و اخروی جو سزائیں مقرر کی گئی ہیں کیا انسانی حقوق کا صرف راگ الاپنے والے اپنے عمل، عقائد و نظریات میں اس کی کوئی مثال پیش کر سکتے ہیں؟ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ مسلمانوں نے انسانیت کی فلاح و اصلاح اور تہذیب و تمدن کی تعمیر و رہنمائی میں امت اسلامیہ کے تاریخی کردار کو پس پشت ڈال کر بھلا دیا۔ اور اسلام کے دشمنوں نے اس دین متین کی خوبیوں کو اپنا لیا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی پیغام اور تعلیمات سے ناواقف لوگ بہت سی اخلاقی اصلاحات کو غیر مسلم اقوام کا طرز و عادت سمجھتے ہیں۔ کاش ہم اسلام کے فطری اور آفاقی نظام و اصول سے آگاہی حاصل کرتے تو کسی دوسرے فرد کی حق تلفی کی نوبت ہی نہ آتی۔

گھروں میں بغیر اجازت کے داخلہ:

مثلاً اسلام کا واضح حکم ہے کہ کسی کے گھر، کمرہ، تجلیہ میں بغیر اجازت کے داخل نہ ہوں بغیر اجازت کسی کے پاس آنے سے کئی لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ارشاد ربانی ہے: یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم حتی تستأذنوا وتسلموا علیہا (سورۃ نور آیت ۲۷)

ترجمہ: ”اے ایمان والو تم اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل مت ہو جب تک اجازت اور اس گھر کے رہنے والوں پر سلام نہ کرلو۔“

کسی کے تنہائی میں بغیر اس کے پوچھے داخل ہونے کے نقصانات اور اجازت سے داخل ہونے کے اسرار

فوائد کو جان کر دنیاوی لحاظ سے ترقی یافتہ اقوام نے اس پر سختی سے عمل شروع کر دیا۔ مسلمان اس عمل کو ان لوگوں کے خصوصیات میں شمار کر کے کئی لوگوں کو یہ تک معلوم نہیں کہ یہ قرآنی حکم ہے جس کے مخاطب ہم ہیں جبکہ ہمارا پہیہ شریعت کے احکامات سے الٹا چلتا ہے۔ ہم کسی کے مکان میں داخلہ کے لئے اجازت طلب کرنے کو اپنی توہین اور اجنبیت سے تعبیر کرتے ہیں۔ صرف یہ اجازت والا مسئلہ نہیں کئی ایسے اعمال اور اخلاق حسنہ ہیں جن کو ہم نے چھوڑ دیا ہے دوسری اقوام ان پر عمل کر رہے ہیں۔

باہمی حقوق و فرائض:

یہ بات یاد رہے کہ اسلام نے انسانی تہذیب و تمدن اور معاشرہ میں جو حقوق لازم کئے وہ یکطرفہ نہیں بلکہ ایک شخص پر جب دوسرے کے حقوق کی رعایت و ایفاء کا حکم دیا گیا تو دوسرے فرد پر یہ ضروری قرار دیا گیا کہ جو اس کے حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھ رہا، یہ بھی اس کے حقوق کی ادائیگی کا حقہ کرے گا۔ جیسے بیوی پر خاوند کے حقوق ہیں تو خاوند پر بھی لازم ہے کہ وہ بیوی کے حقوق پامال کر کے ظلم و زیادتی کا مرتکب نہ ہو۔ جہاں اسلام نے مالک پر لازم قرار دیا ہے کہ اپنے غلام اور خادموں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ ان کو کھانے کی وہ مقدار جو ان کو ضرورت ہو کلی یا جزوی طور پر نہ روکیں نیز اپنے خادم و ماتحت کے ساتھ کھانا کھانے اٹھنے بیٹھنے کو باعث عار نہ سمجھیں وہاں خادم و زبردست طبقہ پر بھی اپنے مالکوں کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا گیا۔

ماتحت پر بہتان کی سزا:

رحمۃ اللہ علیہ نے غلام کو اذیت کے لئے اس پر بہتان لگانے اور اسے بلا کسی وجہ مارنے سے منع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: **عن ابی ہریرۃ قال سمعت ابا القاسم یقول من قذف مملوکہ و هو بری مما قال جلد یوم القیامۃ الا ان ینکون کما قال** (رواہ بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو القاسم (یعنی حضورؐ) سے سنا فرمایا کرتے تھے جو شخص اپنے ماتحت پر زنا کی تہمت لگائے جبکہ حقیقتاً وہ اس جرم سے پاک ہو جو اس پر الزام لگایا گیا تو قیامت کے دن اس مالک کو کوڑے مارے جائیں گے البتہ اگر وہ ماتحت حقیقت میں ایسا ہو جیسے مالک نے کہا ہو (تو پھر مالک اس سزا کا حق دار نہ ہوگا)

غلام کو بے جا سزا دینے کا کفارہ:

اسی طرح زیر کنٹرول اشخاص کے حقوق کی دفاع کرتے ہوئے بلا کسی شرعی مجبوری کے اپنے غلام کو مارنے تھپڑ لگانے پر اس کو آ زاد کرنے کی تلقین فرمائی:

عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ یقول من ضرب غلاماً لہ حداً لم

یأتہ اولطمہ فان کفارتہ ان یتقہ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا کہ جو اپنے غلام کو ایسی سزا دے جس نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا (تو مالک نے بلا وجہ جو جرم کیا) اس کا کفارہ یہ کہ اس غلام کو آزاد کر دے۔
ماتحتوں کو اپنے بڑوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید:

اس سے آپ اندازہ لگائیں کہ اسلام میں کمزور بے بس طبقہ کے حقوق اور عزت نفس کا کتنا خیال رکھا گیا ہے تو جہاں ماتحت بھی اپنے مالکوں کے حقوق کی ادائیگی کی بجائے ان سے راہ فرار اختیار کر کے اپنے حدود و قیودات سے تجاوز کریں ان کے روکنے کیلئے سخت وعید کا ذکر فرمایا۔ ارشاد نبوی ہے

وعن جریر قال قال رسول الله اذا ابق العبد لم تقبل له صلاة وفي رواية عنه قال ايما عبد ابق فقد برئت منه الذمة وفي رواية عنه قال ايما عبد ابق فقد برئت منه الذمة حتى يرجع اليهم (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت جریر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک روایت میں حضرت جریرؓ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو غلام بھاگ گیا تو اس سے ذمہ ختم ہو گیا (یعنی جب مرتد ہو کر دار الکفر چلا گیا تو اس کے اور اسلام کے درمیان اس کے جان و مال کی حفاظت اور ذمہ داری کا جو معاہدہ تھا اب باقی نہ رہا) ایک دوسری روایت میں حضرت جریرؓ سے یہ مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو غلام اپنے مالکوں کے ہاں سے فرار ہوا وہ کافر ہو گیا۔ جب تک اس کے پاس واپس نہ آئے۔ اسلام جو کہ عدل و انصاف پر مبنی افرات و تفریط سے پاک تاقیامت قائم و دوائم رہنے والا ایسا عالمگیر مذہب ہے کہ اس میں اگر ایک طاقتور مسلمان کو تاکید کی گئی کہ اپنے سے کمزور اور زیر کفالت فرد کے ساتھ ظلم و تعدی کے بجائے حسن سلوک کا برتاؤ کیا جائے تو اس حدیث کے سننے سے آپ کو معلوم ہوا ہو گا کہ ماتحت پر بھی اپنے کفیل اور مجازی مالک کے حقوق کی ادائیگی لازمی ہے، اگر شریعت کی طرف سے عائد کئے گئے ذمہ داریوں سے جان چھڑانے کی کوشش کرے گا تو اسلام کے اہم رکن نماز جیسے فرض کے ثواب سے محروم ہونا پڑے گا۔

مالک و مزدور کے درمیان تعلقات کا معیار:

تعلیمات نبوی ﷺ نے مالک و مزدور کے درمیان تعلقات و معاملات کو بہتر انداز میں چلانے کے لئے جو اعلیٰ ترین اصول و قواعد ذکر فرمائے اگر آج امت مسلمہ ان پر عمل کرتی تو پوری مسلم امہ جس پستی، معاشی ناہمواری، طبقاتی کشمکش کا شکار ہے یہ صورتحال نہ ہوتی۔ اپنے ہی ملک کو لیجے افرادی قوت، معدنیات کے ذخائر، خام مال کی فراوانی، زمین کی زرخیزی، مال و دولت کی کثرت غرض اللہ کی تمام نعمتیں حاصل ہیں۔ اس کے باوجود ہمارے ملک کا اقتصادی، معاشی اور صنعتی ترقی کا راتوں رات رو بہ واپس ہے۔ ہزاروں معاشی یوتھ بیکرڈ ہیں۔ دنیا کے نقشے پر پاکستان کے

بعد نمودار ہونے والے کئی ملک صنعتی ترقی کی بدولت آج ترقی یافتہ ملکوں کے صف اول میں موجود ہیں۔ جبکہ ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں۔ جس کی کئی وجوہات و اسباب ہیں۔

ملکی انحطاط و تنزل کی اصل وجہ: جن میں سب سے بڑی وجہ اسلام کے عادلانہ نظام میں مالک و مزدور کے خوشگوار ماحول کے لئے جو اصول ہیں ان کو کبھی اپنانے کی ہم نے کوشش ہی نہیں کی۔ فیکٹری کا مالک عزم کر بیٹھا ہے کہ مزدور سے زیادہ سے زیادہ کام لے کر مجھ کو کچھ کمائی ہو وہ صرف بری جیب میں جائے وہ اس حق کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ مزدور اپنا خون پسینہ ایک کر کے جو حاصل کر رہا ہے اس میں اس کا بھی کچھ حق ہے۔ مزدور کے دل میں ہے کہ کام کم کروں، تنخواہ وغیرہ زیادہ لوں۔ اگر بس چلے تو ان سرمایہ داروں کو ختم کر کے ان کی املاک و کارخانہ پر قبضہ کر لوں۔ دونوں طبقے ایک دوسرے کے تاک میں ہیں۔ اگر کام کرنے والے غالب آئیں تو مالک کو ختم کر دیں گے۔ اور اگر سرمایہ دار غالب آیا تو مزدوروں کا دانہ پانی بند کر دیں۔ اس کھینچا تانی میں ملک کے اکثر صنعتی یونٹ بند ہو کر ملک اقتصادی انحطاط و پس ماندگی کے دال میں پھنستا جا رہا ہے۔

ہر محکمہ میں خیانت و بددیانتی عروج پر ہے:

یہ ایک دوسرے کی حق تلفی، خیانت اور استحصالی سلسلہ صرف اجرواجر تک محدود نہیں بلکہ ہر محکمہ، شعبہ زندگی حتیٰ کہ ملازمین ان امراض کا شکار ہیں۔ اس سے کسی کو مستثنیٰ کرنے کی صورت کم از کم مجھے تو نظر نہیں آتی۔ ہر دفتر و محکمہ کا بڑا انچارج اس انتظار میں ہے کہ میں افسر کی حیثیت سے اپنے فرائض و حقوق کی ادائیگی سے جان بچا کر زیادہ سے زیادہ کام کا بوجھ اپنے ماتحتوں کے سر ڈال دوں ماتحت کام چوری اور ڈیوٹی کے وقت غیر حاضری کی عادت اپنا کر بغیر مزدوری تنخواہ اور اجرت لینا چاہتا ہے، یہ عادت صرف حقوق انسانی کے زمرہ میں نہیں آتی بلکہ بہت عظیم بددیانتی اور خیانت کا ارتکاب بھی بڑی ڈھٹائی سے ہو رہا ہے کسی کو احساس تک نہیں کہ ملک و قوم کے نقصان کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھ عند اللہ کتنا ظلم کر رہا ہے۔ یہ احساس ختم ہو رہا ہے کہ جو کمایا جا رہا ہے حلال ہے یا حرام۔

حلال لقمے کی برکات: حالانکہ شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ حلال کا لقمہ کھانا اللہ کے قریب ہونے کی اہم شرط

ہے، نیک کمائی کرنے والوں کے دل نور ایمان سے منور اور ان کے قلوب ہر وقت نیکیوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ حرام کی کمائی اور کھانے والے سے نیکی کی توفیق ختم ہو جاتی ہے ہر وقت برے اعمال اور فتنہ و فجور کی طرف دل راغب اور گمنا ہوں گے ارتکاب میں مصروف رہتے ہیں۔ قلب سکون و اطمینان سے خالی ہو کر ہر وقت بے چینی اور پریشانی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ رب ذوالجلال ہم اور آپ سب کو ایسے اعمال سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائیں جو خالق و مالک سے دوری کا سبب بنیں۔ (آمین)